خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Audio cd 99

Track 1

58:51

حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی نسبت کی منتقلی کیسے ہو ؟1

تصوّف میں ٹریننگ کا بہترین طریقہ ہے (ڈاکٹر رشید)

اعوذبا اللہ ...

بسم اللہ ...

اوما ارسلنک اللہ ...

معزیز خواتین و حضرات آواز کی گڑبھڑاہٹ سے آپ صاحبان کو اندازہ ہو گیا ہو
گا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اتنی اچھی نہیں ہے جتنی اس مجلس کی
مناسبت کے موقعہ پر ہو نی چاہئے تھی ۔برحال میں قابل ہوں سیدنا الصلوٰۃ وا
لسلام کی ولادت میں منسوق کے حوالے سے بہت مختصر سی معروزات پیش
کروں گااور اس کی وجہ یہ ہے کہ الحمد اللہ... اس مجلس میں اہل کراچی کے
علاوہ حیدر آباد ،ٹندو گایا ،سنگھڑ،خیر پور ،اور دوسرے شہروں سے جو لوگ
شریک ہو ئے ہیں اور انہیں اپنے اپنے شہروں میں واپس جانا ہے ۔آپ نے مقالے
بھی سنے سید نا الصلوٰۃ والسلام کی شان عقیدت ،نعتیں بھی سمات فر مائیں ۔
عید میلاد النبی کے سلسلے میں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ آج ہم لوگ اکھٹے
ہو گئے ہیں۔صدیوں سے یہ سفر عمل ہو رہا ہے اور یہ بلا شبہ مسلمانوں کی
سعادت اور بخشی ہے۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک والادت پر
اور سیدنا الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی پر تقرر ہو تیں ہیں مقالے پڑھے جاتے
ہیں۔ نعتیں سنی جاتی ہیں۔ بے شمار کتابیںلکھی گئیں ہیں۔سیرت طیبہ پراور
عجیب حال ہے جس کتاب کو بھی آپ اٹھا لیباس میں ایک عزیزلذت چاشنی ہو تا
ہے۔ حالانکہ سیرت طیبہ پر جو بھی آدمی کچھ لکھے گا۔ وہ حضور پاک کی
زندگی ہے۔ جو مکے سے مدینے تک اور مدینے سے مکے تک کی زندگی ہے۔ تو
مجھے بھی شوق ہوا میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی میں نے کی حضور
الصلوٰۃ والسلام کے دربار کی طرف تواجہ کر کے ایک اظہار و تمنا کیا کہ یا رسول
اللہ ﷺ ہوں تو میں کسی قابل نہیں لیکن میرا دل چاہتا ہے سیرت پاک پر کوئی
ایسی کتاب لکھی جائے۔ جس میں روحانی گوشہ جو ہے وہ زیادہ اچھی طرح
ہوں۔ اب تک لاکھوں کی تعداد میں سیرت پر کتابیں لکھی گئیں ،حضور پاک ﷺ کی
اخلاق حضور پاک ﷺ عادات حضور پاک ﷺ بحثیت فوجی جنرل کے یہ ہر آدمی نے

کوشش کی ہے کہ حضور پاک ﷺ کی زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہ رہے۔ جو
امت مسلمہ کے سامنے نہ آئے برحال میں نے بھی کوشش کی پر میں نے یہ بات
میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ میں آپ سے اپنے حق میں دعا کرانا چاہتا
ہوں۔دیکھئے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی جب زیادہ غور سے
پڑھی تو حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو پھیلا نے میں صرف کیے اس
زندگی میں کئی کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ جہاں حضورعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کو لوگوں نے اذیت اور تکلیف نہ پہنچائی ہواب پیدائش سے رسالت کا
واقفہ آپ دیکھ لیجئے ۔پہلے والد کا انتقال ہو گیا ۔پھر والدہ کا انتقال ہو گیا۔پھر
دادا کا انتقال ہو گیا۔ پھر اہل خاندان نے جو اذیتیں پہنچائی بائی کاٹ کیا ،کانٹے
بچھائے راستے میں،حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام خانہ کعبہ میں سجدے میں تھے۔ ان
کے سرپراونٹ کی اوج رکھ دیے تومیں جب یہ سناکرتا تھاتو میں یہ سمجھا کرتا
تھا کہ اونٹ کا یہ جو پیٹھا ہوتا ہے۔ اسے آپ دیکھتے ہیں بغرائت کے زمانے میں
نکلتا ہے۔ اسے کسی لاکر رکھ دیا ہو گا۔لیکن تحقیق کی نظر سے اسے دیکھا اور
کتابیں پڑھیں تو اوج کا مطلب یہ تھا کہ اونٹ کی اوج لے جاکر اسے صاف کر کے
اس کے اندرغلادت، گندگی ،کانٹے خون اور نامعلوم کتنی قسم کی ذہریلی چیزیں
ڈال کے تو اس طرح آدمی کے سر کے اندر ڈالتے تھے ۔جیسے غبارے میسر آجائے
اور اس کو وہ ڈال کر اس کا کس دیا کرتے تھے ۔اس سے یہ ہوتا تھا کہ آدمی کا
سانس رک جاتا تھا ۔دم گھٹ جاتا تھااور مرجاتا تھا ۔یہ پڑھ کہ اتنا عجیب لگا کہ
اس قدر ظالم اور شکی لوگ جب بھی حضور پاک ﷺ کا منشاہ اہل عرب کو تمام
انسانوں کو یہ لانے صرات مستقیم پر لانے ہو ئی تو یہ بھی سکون حاصل کرے اور
اللہ تعالیٰ کی کشدگی حاصل کر کے جنت میں بھی سکون کی زندگی گزاریں۔ تو
یہ کہ وہ اس کا قصہ پڑھااور دوسرے کی یہاں حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلا م
تشریف لا گئے ۔جہاں ان کے رشتے دار تھے ان کی یہاں ٹھرنا چاہا تو انہوں نے
بجائے اس کے ان کو ٹھراتے وہ وہاں سے پیش ہو گئے گونڈے بدماش ان کے پیچھے
لگا دئے اور انہوں نے اتنے پتھرحضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مارے کہ لہو لہان ہو
گئے اور کشم خدا کی آپ کے جوتے جو ہیں خون سے بھر گئے ۔حضورعلیہ الصلوٰۃ
والسلام نے تو میں نے کوشش کی ہے کہ حضور پاک ﷺ کی زندگی مختصر انداز
میں پیش کروںکہ حضور پاک ﷺ نے اپنی زندگی میں اسلام کے پھیلانے کے لئے ،اسلام
کی تبلیغ کے لئے یہ تکالیف اٹھا ئیں اور برداشت کیے میں کہاں تک کامیاب ہوا یہ
تو اللہ کو پتا ہے ۔لیکن ایک بات بہت کتابیں میں نے لکھیں ہیں تقریباً انیس
کتابیں لکھیں ہیں ۔کبھی میرے اوپر لکھنے کا زور نہیں پڑا جو دماغ میں اللہ تعالیٰ
نے ڈالا میں لکھتا چلے گیا۔ اس کتاب میں نے عجیب بات یہ محسوس کی کہی ہر
صفحے میں نے اپنے آپ سے بہت کم تر سمجھااور ذہن میں یہ بات رہی کہ
حضور پاک ﷺ سیرت طیبہ پر کچھ لکھنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے ۔بر حال
اللہ تعالیٰ سے دعا کی معافی تلا فی کرتا رہا تو ایک چھوٹی سی کتاب سامنے آئی
میرے ذہن میں سیرت طیبہ کی اوپرجو لکھنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک تو میں یہ

چاہتا ہوں کہ حضور پاک ﷺ ایک وجاہت ہیں۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ حضور
پاک ﷺ نے چاند کو اشارہ کیا۔شافت موزہ ہو گیا چاند کے ٹکڑے ہو گئے۔عقیدے
کی لحاظ سے یقین کے لحاظ سے یہ بات اپنی جگہ بالکل صیحح ہے کہ۔ ہمیں
اس بات پر ایمان ہمارا ہے ۔لیکن میں یہ چاہتا ہوں میرا دل یہ چاہتا ہے اندر
سے معزات رسول اللہﷺ کی کسی بھی صوت سے سائنسی تحقیق ہو جائے ۔یہ
بات سامنے آجائے کہ چاند کیا ہے ؟سائنس کے اتبار سے چاند کیا ہے ؟کہاں سے
نکلتاہے ؟کہاں غروب ہو تا ہے ؟اور جب حضور پاک ﷺ نے اس کو اشارہ کیا تو
اس اشارے سے چاند کے ٹکڑے کیسے ہو گئے ؟اس میں اگر سائنس کی تحقیق ہو
جائے تو میرا خیال ہے موجودہ دور کے جو لوگ پڑھے لکھے ہیں ۔اس میں عیسائی
بھی ہیں ،یہودی بھی ہیں،غیر مسلم بھگوان بھی ہیں ،اور ہمارے مسلم بھائی
بھی ہیں تو ان کو ایک نئی مشن ایجاد کرنی ہوگے اسی طرح سے رسول پاک ﷺ
کی کیا دست مبارک میں کنکریاں آئیں انہوں نے کہا کلمہ پڑھ لیا ۔بات تو بالکل
صیحح ہے کہ کلمہ پڑھ لیا۔ لیکن کنکریوں نے کلمہ کیسے پڑھ لیا ؟اللہ تعالیٰ کی
کون سی حکمت تھی ؟کون سا قانون تھا ؟جس قانون کے ذریعے کنکریوں نے لا
اللہ الہ محمد رسول اللہ کہہ دیا۔ یہ بھی بات یہ ہے کہ جب رسول پاک ﷺ
تجارت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ درخت جھک گئے ،پہاڑ جھک گئے، کوئی
ایسی جڑی بوٹی ،کوئی پودا پھول ایسا نہیں رہا کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی شان اقدس میںجھک کر ان کی عظمت کا اقرار نہ کیا ہو۔اب یہ بھی
ایک بات ہے بھئی درخت کیسے جھک گئے ؟پردے کیسے جھک گئے ؟اس بات کو میں
کوشش کرنا چاہا رہا ہوں کہ کسی صورت سے کہ اسی کوئی کتاب لکھی جائے
سائنس کا جو علم ہے۔ وہ موجود علم معنی بھی رسول پاک ﷺ کی سیرت طیبہ
کا مطالعہ کر کے حضور پاک ﷺ کے راستے پر چلے اور اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے ۔
اور دوسرا یہ ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ حضور پاک ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے کتاب
نازل فر مائی سب جانتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ امتی تھے۔ لیکن کیا شان ہے جس
آدمی نے پڑھائی نہیں کی اسکول میں داخل ہی نہیں ہوا ،دستخط کرنا بھی
نہیں آتے ۔اور کیا عظمت کیا شان ہے قرآن جیسی کتاب اپنی امت کے لئے چھوڑ
دی تو اس کتاب میں تین چیزیں ہمیںملتی ہیں ۔ایک یہ ہے کہ مسلمان اپنی
زندگی کس طرح گزارے ،وہ کاروبار کس طرح کریں ،والدین کے حقوق کس طرح
پو رے کرے ،بیوی بچے کے حقوق ،قوم کے حقوق ،ملک کے حقوق ، اس کی جو
معاشیت ہے وہ کس طرح ہوتو اس کا ایک پورا قانون اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
میں بیان کر دیا ہے۔ اس کو ہم شریعت کے نام سے جانتے ہیں تو اس پر الحمد
اللہ بہت کام ہوا ہے۔ شر یعت کے بغیر کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے تو یہ
نہیں جانتا ہوچھوٹ بولنا گناہ ہے ،کسی کو آنکھ مارنا وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے
لئے نہ پسندیدہ ہے ۔لیکن قرآن میںایک حصہ ایسا ہے ۔جو تاریخ کے اوپر ہے ۔یہ
جتنے پیغمبران علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ۔ان کے ادو ار،ان کی قوموں کا
تذکرہ ہے مثلاً حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کاتذکرہ موسیٰ علیہ السلام

کے دور میں جادو کا تذکرہ ،حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ ان کے دور میں خصوصیت کے ساتھ خواب کی زندگی کا تذکرہ، حضرت سیلمان علیہ السلام کا قصہ ان کے دور میں خصوصیت کے ساتھ ٹائم بیس بیس کا تذکرہ، حضرت عزیر کا قصہ اس میں آپ کے پاس یہ جو ریفریجڑ ہے، ڈیفسز ہے، اس کے پورے فارمولے اور قانون، تو ایک علم یہ چاہتا ہے، قرآن میں یہ جو چیزیں ہیں تاریخی اتبار سے اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اس کو بھی ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔جو قرآن کا جو تیسرا حصہ ہے، وہ یہ تھا کہ انسان پیدا ہونے سے پہلے کہاں تھا ؟یہاں پیدا ہو گیا،اور پیدا ہو نے کے بعد ہر انسان جو بھی انسان پیدا ہو تا ہے، کہیں چلا جاتا ہے، کہاں چلا جاتا ہے ؟کچھ لوگ کہتے ہیں علم ارواح میں چلا جاتاہے۔ کوئی کچھ تذکرہ اس کا اگر آپ پڑھیں تو اس کے بہت سارے ادوار یہ ہیںوہ زیر بحث آتے ہیں۔ مثلاً مختصر یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کن کہاانسان تو علم ارواح میں تھا عالم ارواح کے بعد وہ کتاب الموبین میں آگیا ۔کتاب الموبین کے بعدزیائے محفوظ میں آگیا، زیائے محفوظ کے بعدبیت المعمور میں آگیا، بیت المعمور کے بعد برزخ میں آگیا ،برزخ کے بعد یہ عالم ناسوت میں آگیا، اب عالم ناسوت سے نکلنے کے بعد اراف میں چلا گیا ،اراف سے نکلنے کے بعد نفخ صور میں چلا گیا، نفخ صور میں سے نکلنے کے بعدحشر اور نشر میں چلا گیا، حشر اور نشر کے بعد یو م المیزان میں چلا گیا، یوم المیزان میں سے نکلنے کے بعدیوم الحساب میں چلا گیا ،یوم الحساب سے نکلنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ حساب کتاب کر لیا تو وہ جنت میں چلا گیا اب یہ جو ادوار ہیں اس کے بعد اور بھی ادوار ہیں جنت یا دوزخ کے بعد عدل میں چلاگیا، عدل کے بعدابد الآبادمیں چلا گیا تو یہی ساری چیزیں رسول اللہ ﷺنے قرآن میں با لکل وضاحت کے ساتھ بیان کی ہیں۔لیکن عجیب مسئلہ یہ ہے، یہ ساری چیزیں ابھی تک نہ تو مسلمانوں کے سامنے آئیں اور نہ کثرہ انسانی کے سامنے آئیں ۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ لوگ نہیں جانتے اولیاء اللہ حضور پاک ﷺکے وارث ہیں سب جانتے تھے۔حضرت ظہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے سنا ہو گا کہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰ ة والسلام سے وہ یہ علم کی دو لفظ دئے ہیں ایک لفظ میں نے ظاہر کر دیا اور ایک لفظ میں نے چھوپا لیا ۔صحابہ اکرام ؓ نے فر مایا کہ علم بھی کوئی چھپانے کی چیز ہے۔ آپ نے کیوں چھپا لیا ۔انہوں نے کہا اس لئے چھپا لیا کہ ابھی لوگوں کی اتنی ساکت نہیں ہے کہ اس کو سمجھ سکیں ۔اگر میں نے یہ لفظ بیان کر دیا کھول دیا تو فائدہ کچھ نہیں ہو گا ۔تم لوگ مجھے قاتل کر دو گے۔ میرے سمجھ میں نہیں آئی اب یہ چودہ سو سال کے بعدنوع انسانی کے شعور میںاتنا ارتقاء ضرور پیدا ہو گیا ہے کہ انسان کا ذہن جو چیزیں سمجھنے لگا ہے جوانسان کا ذہن وہ سو سال پہلے نہیں سمجھتا تھا ۔مثلاً ریڈیو ،ٹی وی ،کمرے زمین کے اندر تک دیکھ لینا ،آسمانوں میں دیکھ لینا اب پہلے کے جو لوگ ہیںساٹھ ستر سال پرانے پہلے کے جو لوگ ہیں۔ ان سے اگرآپ اس وقت یہ کہتے صاحب ریڈیو بجتا ہے ،ٹی وی پر ایٹینا ہو تا ہے ،چینل ہو تے ہیں، یہاں سے اور وہاں سے ساری دنیا کے پروگرام آجاتے ہیں اور یہاں سے بیٹھ کر

آدمی افریقہ میں بات کر لیتا ہے افریقہ میں وہ بیٹھ کر پاکستان میں بات کر لیتا
ہے اور انتہاء یہ ہے کہ وہ تصویر بھی ٹیلیفون پر آجاتی ہے۔ تو پہلے یہ سب
چیزیں نہیں تھیںاور کیونکہ علم محدود تھا۔ اس لئے انسانی شعور بھی محدود
تھا۔ اس انسانی شعور محدود ہو نے کی بناء پر ہی حضرت ظہریرہ نے یہ فر
مایا کہ میں نے ایک لفظ کو انسانی شعوری ساکت کے مطابق ہے وہ میں نے پھر
کر دیا اور جو انسانی شعور کی ساکت سے باہر ہے وہ میں نے چھوپا لیا۔اب
چودہ سو سال بعد اب انسانی شعور کی اتنی ساکت ہوگئی ہے کہ اگر اس کو
طریقہ کے ساتھ دلیلوں کے ساتھ ،حکمت کے ساتھ برھان کے ساتھ کسی بات کو
اگر پیش کیا جائے تو تصور میں آجاتا ہے۔ تو یہ حضور قلندر بابا اولیاء نے اپنی
کتاب دعا قلندر فر مایا :آپ نے پڑھا ہوگا کہ یہ کتاب میں سیدنا حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے لکھ رہا ہوں۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے حکم سے لکھ رہا ہوں تو اس کتاب کا مطلب یہ ہے کہ نوع انسانی کی
ساکت شعوری اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اب حضرت ابو حہریرہ کا یہ فر مانا کہ
جو لفظ میں نے چھوپا لیا اگر اس کو تھوڑا تھوڑا تدریج کر کے ظاہر کیا جائے تو
انسان کی عقل اس کو سمجھے گی اور اس کا وعدہ کر ے گی ۔میں آپ حضرت
سے یہ التجاء کر تا ہوں ۔جہاں بھی آپ میرے لئے دعاکریں تو کرتے رہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے میرے اندر یہ تقاضہ پیدا کیا ہے کہ میں حضور پاک ﷺ کی زندگی
کوروحانی نقطہ نظر سے بیان کر نے کے قابل ہو جائوں۔تو اب میں بہت عرصہ
سے اس چکر میں تھا اللہ کو بہت بڑا کرم ہے ۔اللہ تعالیٰ نے اس کی ابتداء کر
دی اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام سے پورے دو سو صفحوں کی کتاب لکھی ہے ۔
اللہ تعالیٰ اس کو سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میںقبول فر مائے
اور آئندہ مجھے ہمت اورتوفیق دے کہ مزید میں چار چیزیوں میں رسول اللہﷺ کے
اس سیرت طیبہ کو بیان کرنے میںبیان ہو جائوں ۔آدمی کے اندر کچھ نہیں آدمی
کے اندر کچھ بھی نہیں ہے ۔قابلیت و بلیت کچھ بھی نہیں ہے۔ اب دیکھئے ہر
آدمی شاعر نہیں ہو تااس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شاعری
مل جاتی ہے تو آدمی شاعر بن جاتا ہے ۔آدمی عزیز نہیں ہو تا اس کا مطلب یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نسل اگر کوئی اسپئر ہو جاتا ہے۔ وہ لکھنا
شروع کر دیتا ہے تو فیق زبردستی انتہاء یہ ہے کہ آپ اگر غور فر مائیں تو
انسان تو کھا نا بھی نہیں کھا سکتا۔اگر اوپر سے اللہ تعالیٰ کی طر ف سے کھا نا
کھا نے کی انفارمیشن نہیں ملے ۔کوئی انسان پانی نہیں پی سکتا اگر اس کے
ذہن میں پانی پینے کا خیال نہ آئے ،کوئی انسان گھر سے دفتر نہیں جاسکتا ،اگر
اس کے دماغ میں دفتر جانے کا خیال نہ آئے ،کوئی انسان اس زمین پر شادی نہیں
کر سکتا اگر اس کے ذہن میں شادی کا خیال نہ آئے۔آپ ماشا اللہ اتنے سارے
افراد بیٹھے ہو ئے ہیں۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں آپ میں سے زندگی کا کوئی
ایک عمل ایک عمل ایسا بتا دیں۔ جو آپ خیال آئے بغیر کرتے ہوںکوئی ایک آدمی
ہاتھ اٹھائے پیدائش سے لیکر مرنے تک ۸۰ سال کی عمر تعین کر لیں ۸۰ سال کی

عمر میں ایک کام، ایک کام ،ایک عمل، ایک عمل، ایک خواہش، ایک جذبہ ایسا آپ بتا دیں
جو آپ خیال آئے بغیر کرتے ہو ں ہبولیں ...۸۰ سال میں ایک کام،ایک عمل ۸۰
سال بہت عمر ہو تی ہے۳٦۵ دن ہو تے ہیں ہتو بھئی کتنے ہو ئے ۸۰ سال میں
چھ تیاں اٹھارہ تقریباً دو ہزار کی تو ہو جائے گی ہدھائی ہزار کے قریب ہو گئے
کتنے منٹ ہو ئے کتنے گھنٹے ہو گئے ہےہر آدمی ہر پندرہ سیکنڈ کے بعد دوسرے
خیال میں منتقل ہو جاتا ہےہ ہر آدمی ہر پندرہ سیکنڈ کے بعد یہ قانون ہے ہاس
کا ہر آدمی ہر پندرہی سیکنڈ کے بعد دوسرے خیال میں منتقل ہو جاتا ہے ہاب
۸۰ سال کے آپ دسیکنڈ لگا دیجئے کروڑوں کروڑوں خیا لات میں ان کروڑوں
خیالات میں میں ایسا عمل ہو جس کا نام بتادیںکہ یہ کام ہم بغیر خیال کے کر تے
ہیںہجی...... اچھا کوئی کام آپ بغیر خیال کے نہیں کرتے تو اب سوال یہ پیدا ہو
تا ہے کہ خیال کہاں سے آرہا ہے؟ آپ کو بتا ہی نہیں ہے کہاں سے آرہا ہے
بھئی ...مثلاً آپ ریڈیو چلا تے ہیںہوہ ریڈیو اسٹیشن سے لہریں آرہی ہیںہ
فریکونسی بن رہی ہےہ ٹی وی آپ چلا تے ہیں مختلف چینل ٹی وی اسٹیشن سے
یہ سلسلہ جاری ہے پھر پوسٹر لگے پھر یہ لگا وہ لگا ہاب یہ بتائیں کہ کوئی
زندگی کا عمل ایسا نہیں ہے ہجو خیال کے بغیر آپ کرتے ہوتو ظاہر ہے آپ یہ
کہنے پر مجبور ہیں کہ خیال کہیں سے آرہا ہے ہکسی کو پتا نہیں خیال کہاں
سے آرہا ہے ؟کیوں بھئی ...کہاسے خیال آرہا ہے؟ ظاہر ہے اللہ کی طرف سے
آرہا ہے ہ تو آپ کہتے ہیں جی اللہ توہمیں بھول ہی گئےہ اللہ تو ملتانہیں بھئی
آپکی زندگی تو خود اللہ ہےہ بھئی خیال نہیں آئے گا تو آپ ہاتھ بھی نہیں ملا
سکتے ہوہ خیال ہی جو ہے وہ اللہ کی طرف سے آرہا ہے ہمانقرب ... میں
تمہاری رگ جان سے زیادہ قریب ہوں ...الاانا بکل شئی محیط...اللہ تعالیٰ کہتا
ہے میں و ہ ذات اکبر اقدس ہوں ہجو میری اس صفات میں تمہارا احاطہ کیا
ہوا ہے اس احاطے سے باہر ہی نہیں نکلوقالوانا ...اللہ وہ ذات ہے جو تمہیں
اوپر سے نیچے بھیجتا ہے اور نیچے سے اوپر بھیجتاہے ہایک سرکل ہے ایک دائرہ ہے
آپ کہیں سے آرہے ہیں کھیجا رہے ہیں ہنہ آپ کو یہ پتا کہ آپ کہاں سے آرہے
ہیں نہ آپ کو یہ پتا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں ہتو آپ میں ایک دمنبہ میں اور
بکرے میں فرق کیا ہوا ؟بھئی آپ کو علم دیا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی یہ کہتا ہے ہ
میںروٹی کھا تا ہوں ،ہر آدمی یہ کہتا ہے ،میں کپڑے پہنتا ہوں ،ہر آدمی یہ کہتا
ہے کہ میں تعلیم حاصل کر تا ہوں ،ہر آدمی یہ کہتا ہے یہ میری جائیداد ہے ،ہر
آدمی یہ کہتا ہے کہ یہ میری بیوی ہے ،میرے بچے ہیں ،میرے شوہر ہے ہآپ
کہتے ہیں نہ یہ لیکن اب سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی بیوی ہے اگر بیوی پیدا نہیں
ہو گی تو پھر کیسے بیوی ہے ؟بیوی کی پیدا ائش کیسے ہو گی وہ کہتے ہیں نہ
یہ میرا شوہر ہے بیوی بھئی شوہر کی پیدا ئش کیسے ہو گی ؟اللہ حاضرہےہ
آپ روٹی کھا تے ہیں اگر گیہوں نہ ہو تا ،چکی نہ ہو تی ،چکی ہو تی تو آٹا
گوندنے کے لئے پا نی نہ ہو تا ،آٹا گوندنے کے لئے چلئے پانی بھی ہو گیا، توا نہ ہو
تا ،چلئے توا بھی ہو گیا اگر آگ نہ ہو تی چلئے آگ بھی ہو گئی آپ نے بنا لی آپ کا

میدے ہی نہیں ہو تا ،پیٹ ہی نہ ہو تا، روٹی کھا نے کے لئے جتنا آپ غور کریں گے
زندگی کے اوپر آپ کے اوپر یہی بات منکشف ہو گی کہ یہاں کوئی چیز ذاتی
حیثیت نہیں رکھتی ہےسورج ہو چاند ہو ،ستارے ہو، زمین ہو،پانی ہو ،درخت
ہو ،معدنیات ہو،نبادات ہو ،کہکہشانی نظام ہو ، سماوات ہوزمین کے ذرات
ہو ،زمین کے ندر پانی ہو ،پہاڑوں کے اوپر پانی ہو ،آپ بتائیے کون سی ایسی چیز
ہے جس کے اوپر آپ کی دسترس ہے اور جس میں آپ یہ کہیں سکیں کہ یہ
ہماری دسترس ہے ۔سائنس نے بڑی ترقی کی لاشبہ ترکی کی لیکن آپ کوئی
سائنس کی ایک ترقی بتا دیں ۔جو اللہ تعالیٰ کے وسائل کے بغیر اس نے تر قی ہو
،بتائیں اب بجلی بنی اب بجلی کے لئے اگر پانی نہ ہو ،چلئے پانی ہو تو ربائن نہ
ہو جب ربائن ہو تو مگنیٹ نہ ہو،مگنیٹ ہو تو تار نہ ہو ،تار ہو تو بجلی کے اندر
دوڑنے کی صلاحیت پیدا نہ ہو، پھر یہ تار بھی ہو گیا بجلی بھی ہو گئی کمکمہ نہ
ہو پنکھا نہ ہو،تو یہ جتنی بھی چیزیں ہیں۔ ان کے بارے میں جتنا بھی آپ غورو
فکر کریں گے۔ آپ کو ایک ہی جواب ملے گا کہ یہاں کوئی چیز اپنی ذاتی وجود
میں نہیں ہے ۔اللہ تعالیٰ کی دی ہو ئی ہے ۔کوئی باطن لوگ کہتے ہیورسیقون
فی... رسول اللہ ﷺ کی وراثت یافتہ لوگ قرآن پاک جب پڑھتے ہیں تو وہ اس
بنیاد پر پڑھتے ہیںکہ انسان کی حیثیت سوائے نفی کے کچھ... ورسیقون...یہاں
کوئی چیز ایسی نہیں ہے ۔جس کا اللہ سے رابطہ تعلق اور در قائم نہ ہو۔ کوئی
چیز رہ ہی نہیں سکتی اللہ کے بغیرتو قرآن پاک کا ایک بڑا حصہ جو اس بنیاد پر
قائم ہے کہ یہاں اللہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کو قرآن پاک نے معاد
م ،ع،ا، ل د، معاد ،معاد میںعالم ارواح بھی ہے ،معاد میں فر شتے بھی ہیں ،معاد
میں فرشتوں کی قسمیں بھی ہیں ، معاد میں جنات بھی ہیں ،معاد میں انسان
بھی ہے ،معاد میںکروڑوں دنیائیں ہیں ۔آپ کی طرح کی ،معاد میں کہکہشانی
نظام ہے ،معاد میں انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامات وہ حصہ ابھی تک
یہاں ہے آپ حضرات دعا کیجئے اللہ تعالیٰ میرا سینہ کھو لیں اور میرے دماغ میں
اتنی ساکت پیدا کرے کہ مرنے سے پہلے یہ کام کر جائوں کہ معادکے اپر سے پردے
ہٹا جائوں اور مجھے یقین ہے یہ کام آپ حضرات نے میرے لئے دعا کی پورے لوگوں
نے دل سے دعا کی تو انشا اللہ پورا نہیں تو اتنا ضرور کرہے جائوں گا کہ آئندہ آنے
والی نسل جو ہیں ان کے لئے ایک راستہ مقرر ہو جائے گا ۔یہ میری بات غرض
ہو گئی جو میں نے آپ سے دعا کے لئے عر ض کیا۔ اب حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی سیرت طیبہ کے بارے میںبہت مختصر بات ہے کہ حضور پاک ﷺ کی
زندگی کا کوئی بھی عمل جب آپ اس پر غور کریں گے تو حضور اپنی ذات کے لئے
نہیں جو بھی کچھ کیا حضور پاک ﷺ نے اللہ کے لئے کیا،جو کچھ سوچا حضور پاک ﷺ
نے کیا روف اللہ کے لئے سوچا، جو کچھ پیغام پہنچا یا اللہ یہ کہتا ہے ،اللہ یہ کہتا
ہے مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے نبی کے محترم ﷺ کی نقش قدم پر
چلتے رہیں۔حضور پاک ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کر یں اور اس مطالعہ کے
نتیجے میں یہ بات آپ کے اوپر اشکارہ ہو کہ حضور پاک ﷺ نے جو بھی کچھ کیا ﷺ

اللہ کے لئے کیا تو امت کی حیثیت سے ہمارے اوپر یہ فرض عقائد ہو تا ہے کہ ہم
بھی اپنی ذات کی نبوت یہاں جو بھی کچھ کریں اپنے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی
پیروی اللہ کے لئے کریں ۔اگر ہماری کسی سے دشمنی ہے تو اللہ کے لئے ہے تو
ہماری کسی سے دوستی ہے تو اللہ کے لئے ہے ۔اگر ہم کھا نا کھا تے ہیں تو اللہ
کے لئے کھا تے ہیں وہ اس لئے کہ اللہ چا ہتا ہے ہم کھا نا کھا ئیں ۔تو جب ہم
پانی پیتے ہیں اس لئے پیتے ہیں پانی بنا یاہی اس لئے ہے کہ اللہ کے لئے اللہ تو
پانی نہیں پیتا،کھا نا نہیں کھا تا اللہ کا تو گھر بھی نہیں ہو تا اگر صرف اس بات
پر ہم اپنی زندگی کو قائم کرتے ہیں۔ ہمیں جو بھی کچھ کر نا ہے اللہ کے لئے
کرنا ہے تو ہم انشا اللہ رسول اللہ ﷺ کی طرز زندگی سے نہ صرف واقف متاثر
ہو جاتے ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺکی نسبت ہمیں منتخب ہو تی ہے ۔یہ ہے زبانی
عشق ہو نا ،شعر پڑھنا ،نعتیں پڑھنارسول ا للہ ﷺ پر دوردو سلام بھیجنا بلا شبہ
بہت بڑی نعمت ہے بہت بڑی سعادت ہے بہت بڑی ساکت ہے ۔لیکن آپ یہ غور
کریں چودہ سو سال سے نعتیں بھی پڑھی جا رہی ہیں ،میلا د النبی بھی ہو رہے
ہیں ۔ہر پیغمبر کے ہر مسجد میں ہر گھر میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا
چرچے بھی ہے ،ہر مسلمان اس بات پر ایمان بھی رکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی
شفات بھی حاصل ہوے ہر مسلمان میں آپ سے عرض کروں گا عقیدہ ہے، ایمان
ہے، اس وقت ایک ارب مسلمان ہیدنیا میں میں اپنے اندر یہ بات بہت محسوس
کر تا ہوں کہ بڑی گہرائی میں ایک ارب مسلمان ہے ۔جسے بھی ہیگناہ گار
ہیں ۔جسے بھی ہیں ہم سب جانتے ہیں لیکن اگر کسی مسلمان کو اس بات
پریقین ہو جائے کہ میری جان دینے سے رسول اللہ ﷺ خوش ہو نگے تو ایک ارب
آدمی سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں ہو گاہ جو اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا
۔اب اس کی آپ کہتے ہیں کیفیت آپ اتنے سارے آدمی بیٹھے ہیں اپنے اندر جھانک
کے دیکھ لیں جواب ہاں میں ملے گا ۔تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ
کی محبت ڈالی ہو ئی ہے لیکن ہماری محبت زبانی وجود تک ہے جب کہ رسول
اللہ ﷺ نے عموماً ہر چیز کو کر کے بتایا ہے۔ اب مثلاً مسلمانوں میں دعا کا
کنسپٹ ہے۔دعاکرو ،دعا کرو ،دعا کرو اب وہ صاحب تو بڑی اچھی دعا کراتے
ہیں۔ اب صاحب دعا بھی اچھی بری ہو گئی جو آدمی گا ۔ کیبہت ساری لمبی
لمبی دعا کر کے تو بڑی اچھی دعا لیکن سوال یہ ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی
زندگی کی زندگی کا مطا لعہ کر تے ہیں تو حضور پاک ﷺ نے کبھی بغیر عمل کے
دعا نہیں کی ۔جنگ بدر میں حضور تشریف لے گئے ۔ایک طرف ایک ہزار آدمی
تھے۔ ایک طرف تین سو تیرا آدمی تھے مکے میں یا مدینے میں بیٹھ کے دعا نہیں
کی میدان جنگ میں جاکر دعا کی یا اللہ جو کچھ میں لا سکتا تھا میں لے آیا اب
ہماری مدد کرو اس عمل میں جانے کے بعد دعا کی گئی تو اللہ نے فرشتے نازل کر
دئے ایک ہزار آدمی کے لئے اللہ نے تین ہزار فرشتے نازل کر دئے اور تیں سو
تیراآدمی کا جلوس تیار ہو گیا آگے تو ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہمیں جو بھی کچھ
کرنا ہے اس کا پہلا عملی مظاہرہ ہو ۔پھر رسول اللہ ﷺکی نسبت سے ان کے

تعلق سے ان کے وسیلے سے دورد سلام بھیج کر اللہ سے دعا کریں یہ خالی دعا
نہیں کہ بھئی دعا کرو ،دعا کرو، دعا کرو یہ اصل میں بہ عملی کا مظاہرہ ہو تا
ہے ب آپ دیکھئے کہ صبح سے شام تک بیٹھ کر دعا کر رہیں ہیں ہیا اللہ مجھے
پڑاٹھے کھیلا دے، یا اللہ مجھے پراٹھے کھیلا دے، یا اللہ مجھے پراٹھے کھیلا دے سوری
کیا آپ پراٹھے کھا لیں گے ۔بھئی آپ پراٹھے پکا لیں اور کھا لیںتو ایک تو مسلمانوں
میں عملی کا مظاہرہ ہے یہ ثابت ہو نے لگا ہے اس سے انتشار پیدا ہو گیا اور
اس انتشار سے مسلمانوں میں اختراق پیدا ہو گیا۔فرقے بن گئے یہ فرقے بھی اس
لئے بنے ہیں عملی مظاہرے کم سے کم ہو جائے اگرہوعملی مظاہرہ ہو تو اس
لئے جب عملی مظاہرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضورجھکتے ہیں، سجدے کرتے
ہیں تو ہم وہ کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺکر کے ہمیبتا گئے ہیں یہ بڑی سعادت
کی بات ہے کہ آپ عید میلا النبی میں شریک ہو تشریف لا ئیں اچھی اچھی باتیں
سنے رسول اللہﷺ پر درودسلام بھیجا جائے لیکن یہ بھی بہت ضروری ہے ہماری
زندگی میں عمل ہو نا چا ہئے ۔اور عملی مظاہرہ اس طرح ہو نا چاہئے رسول
اللہ ﷺ نے عملی مظاہرہ حضور برحق نے ہمیں کر کے بتا یا ہے ۔اب میرا خیال
ہے جو کچھ میں نے کہنا تھا وہ تو آپ نے سن ہی لیا اور ایک کہ میں نے لطیفہ
سنا تھاملا جی کا اچھا نہیں ہے نتانا لوگ ان کو زبرستی پکڑ لے گئے جلسے میںیہاں
آپ نے تقریر ضرور کرنی ہے ۔انہوں نے کہا میں نہیں کرتا لیکن زبر دستی پکڑ
کر لے گئے تو انہوں نے کہا بھا ئیوں میں جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں آپ لوگ
سمجھتے ہو آپ لوگ اسے سمجھتے ہیں ؟کہا جی ہم نہیں سمجھتے انہوں نے کہا
آپ ہیں ہی بے وقوف آپ سے کیا کہنے کی ضرورت ہے اسٹیج سے اتر گئے لوگوں
نے کہا بھئی یہ تو بہت تیزآدمی ہے اب ایسا کرو کہ آدھے یہ کہیں گے ہم
سمجھتے ہیانہوں نے کہا جی ٹھیک ہے ہم سمجھتے ہیں انہوں نے کہا جی ٹھیک
ہے پھر بتا نے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر انہوں نے کہا صاحب آدھے یہ کہو ہم
سمجھتے ہیں اور آدھے یہ کہو ہم نہیں سمجھتے تو پھر آگئے اسٹیج پر پکڑ کر لیا
ہوگا کوئی آدمی آدھوںنے کہا ہم سمجھتے ہیں آدھوں نے کہا ہم نہیں سمجھتے تو
انہوں نے کہا جو سمجھتے ہیں ان کو سمجھادے جو نہیں سمجھتے تو ماشااللہ آپ
نے اتنی تقریر مقالے سنے ہیں۔ اب جو کچھ جو آپ نے سنا ہے وہ آپ اپنے گھروں
میں جاکر سنائیںاور ایک بات جو یہاں سے مطلب باندھ کر لیجا نی ہ وہ یہ کہ
مسلمان میں سے عمل نکل گیا ہے ۔عملی زندگی جو ہے اس کی طرف تواجہ
دیں اور جو بھی عمل کریں اس کے بارے میں یہ ضرور سوچیں یہ عمل ہم نے
خیال آئے بغیر نہیں کیا خیال آئے بغیر نہیں کیا اور ظاہر ہے آپ یہ سوچیں خیال
کہاں سے آیاتو خیال جو ہے وہ اللہ کی طرف سے آتا ہے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو
توفیق دے۔ ہم سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی زندگی کے متعلق
اپنی زندگیوں کو ڈھالیںاور رسول اللہ ﷺسے عشق کا تقاضہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے جو تکلیفیں برداشت کیں ہیں ہم تو ان کاتصور بھی نہیں کر سکتے ہم کم از
کم اتنا تو کر سکتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو ہمارے لئے ایک راستہ متعین کر دیا ہے

اس راستے پر چلتے رہے اور اس میسب سے بڑی بات یہ ہے کہ… وما ارسلنک …
اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ میرے حبیب رسول اللہ ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے تو
اب امت میں بھی رحمت ہو نی چاہئے۔ بھئی امت کا کیا مطلب ہے اپنے نبی کی
جوو طرز فکر ہے وہ امت میں منتقل ہو جائے ۔تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے
اندر رحمت کتنی ہے ۔ہمارے اندر غصہ کتنا ہے ،ہمارے اندر نفرت کتنی ہے،
ہمارے اندر قبیر کتنا ہے، ہمارے اندر بڑائی کتنی ہے تو جب ہم اپنا محاسبہ کرتے
ہیں تو ہمیں تو سوائے قبیر کے ،نفرت کے ،غصہ کے، رحمت نظر آتی ہے ہما شا
اللہ اتنے سارے لوگ ہیں ذرا میں بھی کرتا ہوں آپ اپنا محاسبہ کریںکہ ہمارے
اندر سو سو برائیاں ہیںکیا ہمارے اندر پانچ ایسی خوبیاں ہیں جن کو رسول اللہ
ﷺ سے نسبتاً دے سکتے ہیں۔سو میں پانچ سچی بات یار سو میں سے ایک بھی
نہیں اب غصہ ہے غصہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے فر مایا …جو لوگ غصہ کرتے ہیں
اللہ ایسے لوگوں سے محبت ہی نہیں کرتابات یہی ختم ہو گئی جو لوگ غصہ
کرتے ہیں اللہ ان سے محبت نہیں کرتا ۔حضرت علی کا آپ نے مشہور واقعہ سنا
ہو گا ایک بشتی ہو گئی لڑائی ہو گئی یہودی سے وہ انہوں نے اسے نیچے گرا دیا
نیچے گرا کر تلوار نکالی اس کو قاتل کر نا چاہتے تھے ۔اس نے منہ پر تھوک
دیاچھوڑ دیا اور ایک طرف ہو گئے۔ اس نے کیا اب تو آپ مجھے اور زیادہ غصہ آنا
چاہئے تھا آپ کو انہوں نے کہا نہیں بھئی میں تو اپنے لئے تجھ سے نہیں لڑ رہا
تھا۔ میں تو اللہ کے لئے لڑ رہا تھا ۔اب تو نے جسے ہی میرے منہ پر تھو کا اب
مجھے غصہ آگیا میری ذات سامنے آگئی میں تجھے نہیں آزاد کر رہا ہوں تو بھا گ
جاتو ہمیں اپنے اوپر کنٹرول کرے اور غصہ میں غصہ اور نفرت اور بڑائی اس سے
اللہ تعالیٰ نے بھی منا کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی بھی یہی ہے کہ
حضور نے کبھی کسی پر غصہ نہیں کیاانہوں نے سب کو معاف کیا سب کو معاف
کیا ۔اپنے خاندان کے قاتل معاف کر دئے ،اپنے خاندان کے قرضے معاف کر دئے، اپنے
خاندان کے برسوں سے جھگڑے فساد ہو تے تھے وہ سب معاف کر دئے۔ اب دیکھئے
حضور پاک ﷺ رحمت اللعالمین نے فر مایا :آپ پوری سیرت طیبہ کا مطالعہ کر
لیںغصہ کی بات آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گی ۔ایک ہندن نے حضرت چاچا کالجہ
چا با لیا اور وہ مسلمان ہو گئی تو آپ نے اسے بھی معاف کر دیا بس یہ فر ما یا
کہ بھئی جب تم سامنے آتی ہو تو مجھے اپنا سارا سے سامنے آجا تا ہے تو تم میرے
سامنے نہیں آیا کرو لیکن معاف کر دیا تو حضور پاک ﷺ کا چند مظاہرے یہ ہوا کہ
حضور سراپا رحمت ہیں تو ہمیں بھی اپنے حضور پاک ﷺ کی طرز فکراور عمل کر
کے ہمیں بھی اپنے بھا ئیو ں کے لئے ،اپنے بچوں کے لئے ،اپنے خاندان کے لئے رحمت
بنا چاہئے اور جب ہم رحمت بن کر رہیں گے۔ اس رحمت کی وجہ سے ہماری بے
شمار دنیا ،پریشانیاں اور کیا کیا یہ سب ختم ہو جائیں گی ۔اللہ تعالیٰ ہم سب
کو توفیق دے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی پر عمل کرنے کی جدوجہد اور
کوشش کریں اور ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ دنیا میں جو بھی
کچھ ہے وہ اللہ کا بنایا ہوا ہے ۔آپ بھی اللہ کے بنا ئے ہو ئے ہیں ،آپ کی

ضروریات زندگی بھی اللہ کی بنائی ہو ئی ہے، سورج بھی اللہ کابنا یا ہوا
ہے ،چاند بھی اللہ کا بنا یا ہوا ہے ،پانی بھی اللہ کا بنا ہوا ہے ،زمین بھی اللہ کی
بنا ئی ہوئی ہے ،اللہ تعالیٰ اتنا رحیم کریم ہے کہ اس نے ہر چیز آپ کے لئے بنا دی
اورمفت بنا دی، ایسے اللہ سے دوری سوائے بد نصیبی کے کچھ نہیں شکر کرے
ٹھنڈا پانی بھی ہے یا اللہ تیرا شکر ہے ۔پیٹ بھر کے روٹی کھا ئیں یا اللہ تیرا شکر
ہے ۔کوئی دوست ملے اس سے ہنس کے بات کرلی یا اللہ تیرا شکر ہے تو شکر
کی بھی عادت پر جاتی ہے...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شکر کا شکر کرنے والے بہت
بندے ہو تے ہیں تو میں آپ اس بات پر عمل کرلیں کہ جب بھی کوئی استعمال
کریں تو آپ کہیں یا اللہ تیرا شکر ہے ،پانی پیئے یا اللہ تیرا شکر ہے ،نئے کپڑے
پہنیں یا اللہ تیرا شکر ہے ،اب آپ سو گئے مر گئے سونا مرنا برابر ہے اب صبح
اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ زندہ کر دیتا ہے تو اس کو کہنے میں کیاکوئی خرچا ہو تا
ہے یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تونے ہمیدوبارہ زندہ کر دیا تو شکر کو آپ عادت بنا لیں
گے۔ تو اس ایک عادت کی وجہ سے آپ یقین کیجئے کہ رسول اللہﷺ سے آپ کا
تعلق قائم ہو جائے گا ۔صرف یہ کام کریں کہ شکر کرنا آسکے۔کھا نا کھا ئیں
شکر کریں ،پانی پیئے شکر کریں ،کپڑے پہنے شکر کریں ،بچوں کو دیکھے خوش
ہوں شکر کریں ...اور ایک بات حضور پاک ﷺ نے فر مائی قرآن پاک میں فر مائی
حضور ﷺ کی زبان سے... ولقد اتنا لقمانل...کہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تو
اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تاکہ وہ شکر ادا کرے۔
اب لقمان حکیم تھے وہ تسبیح لیکر بیٹھ گئے ،یا اللہ تیرا شکر ہے ،یا اللہ تیراشکر
ہے، یا اللہ تیرا شکر ہے نہ جڑی بوٹیوں پر رسچرج کرتے،نہ ہم راض کی تخشص
کرتے، نہ لوگوں کا علاج کرتے کیا یہ شکر ہو گیا تو کیا یہ شکر ہو گیا تو حضور
قلندر بابا اولیائ سے میں نے پو چھا ...انشکروک اللہ...کا مطلب یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے جو بھی نعمت عطا کی اس کو استعمال کرو اللہ تعالیٰ نے لقمان کو
حکمت دی اسلئے تاکہ وہ استعمال کر سکیں لوگوں کو اس سے فائدہ ہو،لوگوں
کا علاج کرے ...ولقد اتنا ...کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو استعمال کرتے
ہیں۔اس کا فائدہ ان کو پہنچتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہو ئی نعمت
کا استعمال نہیکرتے وہ محروم ہو جاتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ ان دونوں سے
معاورا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اتنی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اس قدر
نعمتیںمفت عطا کی ہیں کپڑے پہنتے ہیں ناہیں دھوئیں شکر اپنا ئیں ورد کریں یا
اللہ تیرا شکر ہے یا اللہ تیرا شکر ہے آپ دیکھئے انشا اللہ اس سے آپ کے اندر
ایسی بھٹی سوگل جائے گی جو یقینا آپ کو رسول اللہ ﷺ کے دربار میں لے جائے
گی ۔اللہ تعالیٰ ہمیتوفیق عطا فر مائے پانچ دس منٹ مراقبہ کرلیں اس کے
بعدمراقبہ کے بارے میں یہاں جتنے بھی حضرات ہے آدھے لوگوں کو علم ہو گا کہ
مراقبہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے ۔جو حضور پاک ﷺ نبوت سے پہلے غار حرا میں
جاکر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غورو فکر کرتے تھے۔غارحرا میں نبی ﷺ نبوت
سے سرفراز ہو نے سے پہلے تشریف لا جایا کرتے تھے۔ وہاں رات کو بھی رہتے

تھے دن کو بھی رہتے تھے۔مختلف مدتیں لوگ اس کی بتا تیں ہیں جب کم سے کم
مدد میں تاریخ بتا ئی جاتی ہے تین سال کی ہے۔ ویسے تو ساٹھ سال کی اختلاف
ہو تی ہے لیکن تین سال تین سال حضور ﷺ غار حرا میں تشریف لیجاتے رہے ۔تو
وہاں دیکھئے نبوت سے پہلے نہ تو نماز فرض ہو ئی تھی ،نہ روزہ تھا ،نہ حج ،نہ
زکوٰۃ جب اسلام نے میلادشریف میں سب کچھ ہوا تو رسول اللہﷺ نے غار حرا
میں تشریف لیجاتے تھے اور اللہ کی نشانیوں پر غورو فکر کرتے تھے...کہ عقل مند
وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ کی نشانیوں میں غورو فکر کرتے ہیں تو مراقبہ کا مطلب
ہے غورو فکر کرنا،اللہ کی نشانیوں میں تفکر کرنااب یہ انسان سب سے بڑی اللہ
کی نشانی ہے اب دیکھئے آپ کے اندر جو مشین لگی ہو ئی ہے دل پھیپھڑے ،گردے
ہر چیز چل رہی ہے اٹو میٹک چل رہی ہے ۔اب یہ پتا ہی نہیں ہے۔ کرنٹ کہاں
سے آرہا ہے یہ کتنی بڑی شکر کی بات ہے ابھی بیٹھا ہوا ہوں بیٹھے بیٹھے ختم
ہوجائوں توب یہ ایک تفکر جو ہے اس کو کہتے ہیں مراقبہ یعنی وہ تفکر جو
انسان اللہ تعالیٰ کی خوش وندی کے لئے کرتا ہے وہ تفکر انسان اللہ تعالیٰ کی
قربت حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے ،وہ تفکر جو انسان اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل
کرنے کے لئے کرتا ہے ، اس کو کہتے ہیں مراقبہ اور یہ جورسول اللہﷺ کی سنت
ہے وہ رسول اللہﷺ کی غار حرا میں اس کو عمل کیا اور اس عمل کے نتیجے میں
رسول اللہﷺ غار حرا میں تشریف لائے اور ...اقرا بسم ربک خلق...اور حضرت
جبرائیل قرآن شریف لا کر نازل ہو ئے اس تفکر سے انسان کائنات کے مخفی
گوشوں کو تلا ش کرتے ہیں۔ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو روح کام کر رہی
ہے نظر اس روح کو ڈھونڈ لیتی ہے رسول اللہ ﷺ کی نسبت تو ویسے ہمیں
حاصل ہے ۔جب ہم غوروفکر کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺکے غورو فکر کے عمل
اپنا تے ہیں۔ ان کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو ہمیں رسول اللہﷺکی جو نسبت
ہے اس کا ادراک ہو جاتا ہے ۔تو مراقبہ ایک عمل ہے فکر کر نا غور کرنا اور اس
کا طریقہ یہ ہے کہ آپ تمام طرف سے اپنا ذہن ہٹا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ
جائیںاور یہ تصور کریں کہ آسمان سے نیلی روشنی آرہی ہے اور وہ دل میں
جذب ہو رہی ہے روشنیاں آپ سرخ بھی کر سکتے ہیں پیلی بھی کر سکتی
ہیں ،جی نیلی ہی روشنی کیوں نیلی روشنی کا مراقبہ اس لئے ابتدائے دور میں
کرایا جاتا ہے۔ کہ انسان کا ذہن بلندی کی طرف مائل ہو آسمان بھی نیلا ہے تو
جب آپ یہ خیال کریں گے کہ آسمان سے نیلا رنگ آرہاہے تو اس کا مطلب یہ ہے
کہ آپ کا جو شعور ہے ذمینی شعور زمین سے لیکر اعلیٰ کی طرف اس کا رتبہ
ہے آسمان کی طرف ،غیب کی دنیا کی طرف اللہ کی طرف اس کا وجود ہے
اورمراقبہ کرنے سے پہلے گیارہ دفعہ یا حیی یا قیوم اور گیارہ دفعہ دوردو شریف
پڑھ لیںگھر میں جب آپ لوگ مراقبہ کریں تو سو دفعہ دورود شریف پڑھیں سو
دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھیں مراقبہ کی مدامت کریں ۔مراقبہ پابندی کے ساتھ
کریں سونے سے پہلے کریں انشا اللہ اس سے بھی بہت بڑا فائدہ ہو تا ہے اور
انسان پریشانیوں بیماریوں سے اس کو محفوظ فر ما دیتا ہے۔گیارہ دفعہ دورود

شریف گیارہ دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھ کرآنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں اور یہ تصور کریں کہ آسمان سے نیلی روشنی آرہی ہے ۔مراقبہ اختتام۔

۲۔تصّوف میورکشاپ ٹریننگ کا بہترین طریقہ ہے (ڈاکٹر رشید)

Track 2

18:08

بسم اللہ ...

اللہ انا ...

اس با برکت اور با سعادت کے روبروباں جناب محترم عظیمی صاحب شہورکائے محفل اور خاص کر علم کے متلا شی ،تصّوف کے متلا شی ،غورو فکر کے متلا شی، خواتین و حضرات السلا م وعلیکم میرے لئے یہ بات انتہائی فکر اور خوشی کی بات ہے کہ جناب عظیمی صاحب نے اپنی عظمت کا مظاہرہ فر ماتے ہو ئے مجھے اس عظیم محفل میں شرکت کا موقع دیا ۔جس کے لئے میں دل سے ان کا شکر گزار ہوں ۔اس وقت مجھے تصّوف پر تقریر تو نہیں کرنی اگردل چا ہتا ہے لٹر یچرتو ہمارے پر بہت ہیں۔ آپ کو بہترین مقرر ملیں گے بہتر لٹریچرملے گا جس چیز کی کمی ہے اس پر عمل ہے یعنی اس کو ہم پریکٹیکلی اپنا رہیں یا نہیں یقین جاری ہے ،تصّوف پر بہت لٹریچر ہے ،اخلاق پر بہت لٹریچر ہے ،سیرت پر بہت لٹریچر ہے ،لیکن کیا ہم اپنی چیزوں کو اپنی صورت کو اس کے مطا بق بنا سکیں،کیا ہم رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں ہم اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کر سکیں ، کیااولیاء اکرام اور صوفیاء اکرام کی حیات اور اصلاح کے لئے ہم اپنے آپ کو تیار کر سکیں ،اگر ہم یہ کام کر لیں تو بہت بہتر ہے ۔یہ جو مراقبہ کا سسٹم ہے اور یہاں جو نظام ہے یقین جانئے یہ دیکھ کر مجھے بہت خو شی ہو ئی اور اس بات کی خوشی ہم نے اپنے تمام معاملات میں بڑے سے بڑے جلسوں میں اولیاء اکرام نے اس ملک کی زیادہ ایک اہم آبادی کو نظر انداز کر دیا۔ یعنی خواتین کو مجھے خوشی یہ ہو ئی کہ یہاں پر مرد اور خواتین دونوں اس کام میں آگے ہیں۔ اوراس کی وجہ یہ ہے اس کا ایک منتقی عمل ہے ۔اگر ہم کسی مرد کی تربیت کرتے ہیں تو ہم ایک ذات کی تربیت کرتے ہیں ۔لیکن اگرہم کسی خاتون کی تربیت کرتے ہیں تو ہم ایک فیملی کی تربیت کرتے ہیںاور ہم آئندہ رسموں کی تربیت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ بچوں کی پر وارش انہوں نے کر نی ہے۔۔ جس اندازسے یہ ریسرچ ہو رہی ہے تا تحقیق ہو رہی ہے ۔یقین جانئے جو اللہ تعالیٰ جو فر مان ہے ...افلا تکلون افلا تفکرون...اس کے لئے ہم جو تواجو نہیں کر رہے ہیں ہماری ناکامی کا ایک سبب یہ بھی ہے ۔ اور سلسلہ عظیمیہ میں یہ جو کام شروع کیا گیا دراصل خیال ہے کہ یہ یونیک ہے اور اس طرح جس کو آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر ہم اسکو اس طرح نظام تعلیم کو دیکھ لیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہم بغیر پلا نیک کے چل رہے ہیں ۔ہم اسلامیات کی تعلیم ڈگری دے

رہے ہیں۔ کیا ہم اب طلبہ اور تعلیمات میں اسلام کی روح پیدا کر رہے ہیں۔
یقین جانئے جب تک وہ روح پیدا نہیں ہو سکتی جب تک آپ انہیں پریکٹکلی نہیں
بتائیں گے ۔جب تک آپ اولیاء اللہ کے معنی ساتھ ساتھ اولیاء اللہ کی ان کو
صفات کو آشنا نہیں کریں گے ۔قرآن کریم میں لوگ عام طور پر یہی کرتے ہیں
...الا انا ھو الا خوف ...یکفرون ...اس کے بعد اسٹوپ کر دیتے ہیں ۔اگلا حصہ
نہیں پڑھتے ۔حالا نکہ اگلا حصہ اس کی تشریح ہے یہ اولیاء اللہ کون ہیں...
الذین امنو وکانو ...اہ اللہ پر ایمان لا نے والوں اور احتیاط کرنے والوں معاف
کیجئے گا ۔میں یہ تافون کا ملا کیا نہیں کرتا اور جیسا کہ ابھی قبلہ عظیمی
صاحب نے فر مایاکہ اہل ایمان کو کس قسم کا ڈر اولیاء اللہ نے تو خود کہیں دیا
کہ پہلے حصہ میں کہ نہ انہیں خوف ہے نہ انہیں ڈر ہے تو پھر وہ کیسے ۔اصل
یہ ہے کہ صرف آپ اللہ کی ذات کے بارے میںسوچنا شروع کردیں اور جیسا کہ
اس رسالہ میں حضرت ناگپوری کے رسالہ میں ایک لفظ جو انا کا ذکر انہوں نے
کیا ہے آپ اس پر غور کر کیجئے ۔یقین جانئے تمام مسائل حل ہو نگے یعنی اہلل
حق کہنے والا تو سمجھ رہا ہے میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن سنے والے علم نہیں
رکھتے تھے ،سوچ نہیں رکھتے تھے ،علم نہیں رکھتے تھے ، انہوں نے اس پر غور
نہیں کیا کہ انہوں نے الل حق کیوں کہا وہ یہ سمجھے انہوں نے اپنے آپ کو الل
حق کہہ دیا حالانکہ حقیقت یہ ہے اگر ہم الل حق کی تجزیہ کر لیں اور عناصر
کا تجزیہ کر لیں تو بات پوری ہو جاتی ہے ہکہ سرجل حق جب ہم نماز پڑھ کر
آرہے ہیں تو حضرت نے فر مایا کہ پو چھا گیا خدا کہاں ہے اس کا بڑا آسان جواب
فر مایا کہ خدا کہاں نہیں ہے ایسی جگہ بتا دیجئے جہاں اللہ تعالیٰ نہیں ہے۔ تو
بات واضع بھی ہو جائے گی تو یہ جو تصّوف کا ٹریننگ کا سلسلہ جو شروع ہوا
گیا ہے یقین جانئے اس سے بہتر اصلاح کا کوئی طریقہ نہیں۔آج ہمارے برصغیر
ہندو پاک نے اسلام کی جو روشنی ہے وہ صوفیاء اکرام کے طوفیل ہے ،وہ اولیاء
اکرام کے طوفیل ہے اور اس کی وجہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کو ئی
امتیاز نہیں ہے ۔ان کی محفل میں مسلم غیر مسلم دونوں آگے ہیں ۔مسلمان
اپنے ایمان م کوتازہ کرتا ہے اور غیر مسلم ایمان لے آتا ہے اور اس کی بنیادی
وجہ کیا تھی ان کا کیریکٹر تھا،ان کا کردار تھا،ان کے قول وفیل کی انسانیت
تھی ،ان کے قول و فیل میں تعداد نہیں تھی ، آج اسلام کو کس چیز کی ضرورت
ہے،جس تبلیغ کی ضرورت ہے کہ ہم نو جوان تیار کرے ان کو یہ بتائے کہ ہماری
ذمہ داریاں کیا ہیںان کو تحقیق کی دعوت دیں۔اسلئے دنیا جو ترقی کر رہی ہے
ہم بیسویں اکیس ویںصدی کی بات کر رہے ہیں اس میں قرآن کریم نے تو فاصلہ
کر دیا اس نے کہا کہ لئسات انسان للہ...آپ کا مسلمان ہو نا کافی نہیں ہے
اصل چیز یہ ہے کہ آپ ظاہر کیا کر رہے ہیں آپ کوشش کیا کر رہے ہیں ۔اگر
کوئی بھی انسان خواہ وہ مسلم ہو ،غیر ہو،یہودی ہو ،عیسائی ہو، اگر وہ
کوشش کرے گا ۔اللہ اسے کامیاب دے گا ۔یہ اللہ کا وعدہ ہے ۔تو ہماری بر وقتی
یہ ہو گی کہ اس فیلڈمیںباقی لوگ جو کوشش کریں وہ ہم نہ کریں ۔آپ تھوری

دیر کے لئے پوری کائنات کا ذرا جائزہ لے لیں اور اس میں دیکھیں کہ اس میں جو بھی سائنسی طریقی ہو رہی ہے ،جو بھی ٹیکنا لوجی کی طریقی ہو رہی ہے ،کیا وہ قرآن میں نہیں ہے ؟فرق یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو اس پرت پر مطالعہ کرنا چھوڑ دیا ہے ہم صرف اس لئے قرآن کریم کا مطالعہ کر رہے ہیں کہ ہمیں تیس نیکیاں مل جائیں گی، دس نیکیاں مل جائیں گی با لا شبہ نیکیاں آپ کو مل جائیں گی ۔لیکن اس کا اثر بھی آپ کا ہو گا ؟اس کی سیدھی سی مثال ہے آپ کو داکٹر نسخہ لکھ کر دے دیں۔ آپ اپنے سامنے اور اس وقت خرید کے رکھ لیجئے اور صبح سے شام تک پڑ ھئے گا اس میں وٹامن

A

سے لیکر

Z

موجود ہے جس میں یہ انرجی موجود ہے ۔جس میں یہ انرجی موجود ہے لیکن جب تک اس کیا قطرہ آپ کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ۔اس کا اثر آپ کو نہیں ملے گا۔آپ جتنی چاہے تعریف کریں تو قرآن کریم کی تلاوت سے ہمیں ثواب میں انکار نہیں کرتا ثواب مل جاتا ہے لیکن کیا آپ کی زندگی بدلتی ہے۔ زندگی تو اس وقت بدلے گی جب آپ اس میں غورو فکر کریں اور غوروفکر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ مراقبہ کریں۔آپ تنہائی میں بیٹھیں اور سوچیں تمام انبیاء کو دیکھ لیجئے کو ئی ایسا پیغمبر آپ نہیں بتا سکتے کہ جس کی اللہ تعالیٰ نے نبوت سے پہلے تربیت نہیں کی ہو۔قرآن کریم نے کہا...اللہ ھو الا ...کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس کو پیغمبری دینی ہے لیکن ہر پیغمبر کی زندگی دیکھئے کہ پیغمبری ملنے سے پہلے نبوت ملنے سے پہلے اس نے مراقبہ کیا ،اس نے غورو فکر کیا ،اس نے تواجہ کی ،اس نے سوچا ،اس نے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ذمہ داری عطا فر مائی۔خواہ وہ موسیٰ علیہ السلام کاحرف پر ہو ،کوئی خطبہ پر ہو ، سرمند پر ہو ،حضور علیہ السلام کا غار حرا میں ہو ، یہ سب چیزیں ہمیں یہ بتا تی ہیں کہ اصل تربیت ہے اوریہ ادراہ سلسلہ عظیمیہ واقعی قابل ادراہ ہے اس نے وہ مشن شروع کیا ہے۔ جو ہمیں بہت پہلے شروع کر دینا چاہئے۔آج ہماری نوجوان نسل کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہی کہ ہم اپنی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں ہم کہہ دینگے کہ ہم بچوں کے ہاتھ سے کلاشن کوف لیکران کے ہاتھ میں قلم دے دینگے ۔تو قلم دینے سے تو بہت سارے مسائل حل نہیں ہو نگے ۔اس قلم سے تو ناول بھی لکھا جا سکتا ہے ۔اس قلم سے کہا نی بھی لکھی جا سکتی ہے اور اس قلم سے اخلاق کی باتیں بھی لکھی جا سکتی ہیں ۔اخلاق کی باتیں اس وقت لکھی جائیں گی جب آپ با اخلاق بن جائیں اور جب وہ با اخلا ق بن جائے گا پھر وہ اپنے قلم کو اس کے لئے استعمال کر ے گا تو حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اسلامی نظام میں ہماری نماز میں ،ہمارے روزے میں،ہماری زکوٰۃ میں ،ہمارے جہاد میں ، جو سب سے اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ

اس میں خوشی اور حدود کس حد تک ہے ۔تو ہم اس کے حق تو ادا کر رہیں
ہیں یا نہیں اور وہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ہمارا غورو صحیح ہو ،ہماری
سوچ صحیح ہو ،ایک مثال میں آپ کو دیتا ہوں کہ ایک مرید نے اپنے پیر صاحب
سے فر مایا کہ حضرت میں نے ایک مکان بنا یا ہے۔ آپ آئیے اس کی ابتداء کر
دیں۔بڑی با برکت بات ہو گئی اور کہاکہ یہ آپ نے وسٹ او پن کھڑکی کیوں
رکھی ،وسٹ اوپن رکھا ہے تو کھڑکی کیوں رکھی تو اس نے کہا صاحب ویسٹ
ٹوپ میں ہوا آنی چاہئے تو انہوں نے فر مایا کہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ میری
تربیت کا تم پر کوئی اثر نہیں ہوا ارے بھا ئی تم یہ غور کر لیتے یہ فکر کر لیتے کہ
یہ کھڑکی میں نے اس لئے رکھی ہے کہ آذان کی آواز آئے گی اور میں وقت پر ادا
کروں گا تو ہوا کو آنے سے کون روک سکتا تھاتو خود ویسٹ اوپن ہے ہی تو
آدمی اس چیزکی ضرور کریں کہ ہم غورو فکر کریںکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا
ذمہ داری دی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین امت کنڈیشنر ہی بنا یا ہے ان کنڈیشنر
نہیں بنا یا ہے...ہم کریں گے تو ہم پہلی امت ہیں قرآن اٹھا کردیکھ لیجئے
اگرنیکی کو پھیلا نے اور برائی کو روکنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ تو ہم بہترین
امت ہو نے کا بیلیم نہیں کر سکتے اور نیکی کو پھیلا نا اور برائی کو روکنا کا
طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہم نیکی لیں اور نیکی کو سمجھنے کے لئے پہلے ہم غورو
فکر کریںاور جب غوروفکر کریں گے تو قرآن کریم کا یہ معجزہ ہے کہ آپ کے
سامنے چیزیں آتیں جائیں آپ کے سامنے چیزیں آتیں جائیں ۔آپ کا ذہن وسع ہو
تاجا ئے، اور آپ اس کائنات کو سمجھتے جائیں ، اور اپنے آپ کو سمجھتے جائیں اور
بہترین طریقہ یہ ہے آپ نے اپنے آپ کو سمجھیں گے تو سمجھیں کائنات کو
سمجھ لیا جس نے اپنے آپ کو سمجھ لیااس نے اللہ تعالیٰ کو سمجھ لیا اس نے
کائنات کو سمجھ لیا تو مختصر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔جو آج میرے تاثرات
یقین جانئے وہ الفاظ میں بیان میں خود ہی یہ سوچ رہا ہوں کہ میں نے اب جو
بھی صحفوں پر لکھا ہے ۔کیا میرے پاس پریکٹیکل کوئی ہے۔ جب پیچھے مڑ کے
دیکھتا ہوں تو مجھے کچھ اپنے پاس نظر نہیں آتا کہ ٹھیک ہے میرے پاس پروڈیوس
کردی کیا اس کتاب کا اثر پڑھنے والے پر ہوا یا نہیں جب تک وہ میری زندگی میں
اختلاف نہیں آئے گا عظیمی صاحب نے یہ انتقلاب پیدا کرنے کے لئے یہ سسٹم
شروع کیا ہے اور یہ جو مثلاً ہم بیان کر تے ہیںکہ جنگل میں منگل کر دیا ہے تو
آج جو واقعی احساس ہوا ان نوجوان بچوں کو دیکھ کر بچیوں کو دیکھ کر یہ
کس طرح موجود ہے ہمارے معاشرے میں غورو فکر کی سمجھنے کی تڑپ پیدا ہو
نی چاہئے تڑپ پیدا کرنے والا ہو نا چا ہئے اور مجھے خوشی ہے اور اس بات کا
اطمینان ہے اللہ کا شکر ہے کہ عظیمی صاحب نے نوجوانوں میں یہ تڑپ پیدا کر
دی ہے اور ہماری اس تڑپ میں برکت دے اورانشا اللہ ہم اپنی جامعہ میں بھی
عظیمی صاحب کو تکلیف دیں گے۔ ان کو بلوائیں گے تاکہ وہ ہمارے بچوں کو یہ
بتا ئیں کہ کو کچھ تاریخ ہمیں دے رہی ہیں اس کو پریکٹیکلی اپنا نے کے لئے انہیں
کیا کچھ کرنا چاہئے۔ اور انشا اللہ ان سے کتابوں کامطالعہ کریں گے اور اپنے

طلبہ کوبھی کہے گے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور ہمیں سب کچھ مل کر
کرنا ہے اور یقین جا نئے اس معاشرے میں اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہم
اولیاء اکرام کی زندگیوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے ۔جو انہوں نے
کیا ہم اس کو سمجھ لیں ان کے نقش قدم پر چل لیں۔یقین جانئے ہمارے
معاشرے کی اصلاح ہو جائے گی ۔ اس لئے کہ ان نے قول و فیل میں اختلاف نہیں
تھا ۔ہمارا جو معاشرہ تباہ ہو رہا ہے وہ اس ہی لئے کہ ہمارے جو طوفیل ہیں
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قول وفیل میں انسانیت پیدا کر دے اور اپنے معاشرے کی
اصلاح کرنے کی کوشش عطا فر مائے۔اور آخر میں میں عظیمی صاحب کا اوران
کے صاحب زادے کا اور تمام آپ حضرات و خواتین کاگزار ہوں کہ آپ نے اس با
برکت محفل میں مجھے موقع دیا کہ میں حاضر ہوں اور آپ کی با تیں سنوںاور
یقین جانئے میں یہاں سے بہت کچھ سیکھ کر جا رہا ہوں ۔بس آپ سے گزارش
ہے کہ دعا کریں کہ جو کچھ میں لیکر جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے
اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فر مائے ۔اختتام